چهٹھا باب

اندھرہ خاندان کي سلطنت تباہ هونے کے بعد
ٹھاھرا شمالي حصۂ هندوستان کا هرایک صوبےدار خود
سرپادشاہ هوگیا جیساکہ همنے ابهي پچهلے باب میں
بیان کیا هی هندوستان میں پهر خرابي اور پریشاني آئي
اور سندہ دریا کے کنارے پر ایک نیا دشمن آپہنچا
جوکہ سب غنیموں سے جنهوں نے کہ سندہ دریا کے
پارهوکر هندوستان کو ویران کیا تها زیادہ تر خونخوار
تها یہہ دشمن مسلمان تھے جنهوں نے پہلے پچهم
کے ملکوں اور گجرات اور راجپوتانے کے صوبے پر
حملہ کیا اسیواسطے اب هم پورب کے صوبوں کا بیان
موقوف کرتے هیں کیونکہ اب سے انکي بزرگي میں خلل
آیا هی اور اُن قوموں پر جوکہ سندہ دریاکے پاس
رهتے هیں توجہ کرتے هیں *

مسلمانوں کے حملے سے میوار یعنے اُدیپور کے
راجے جوکہ اُسوقت چیتور میں حکومت کرتے تھے
شهرت پانے لگے یہہ بادشاهي خاندان جوکہ اب
هندوستان میں بهت ممتاز هی نوشتونکي سند سے.
اور پچهم کے هندوٗنکے اقرار سے لوہ راماکے بڑے بیٹے کي

اولاد میں سے ہونیکا دعوي کرتا ہی وے اصل میں
سورت میں جا کر بسے تھے اور بلبھي پور کو جو کہ
خلیج کانبي میں واقع ہی اپنا دارالخلافہ ٹھہرایا سن
پانسو چوبیس عیسوي میں یہہ شہر غارت ہوا اور
کسي غنیم نے جسنے کہ سندہ کي راہ سے حملہ
کیا تھا اسکے باشندوں کو پریشان کیا فرض کرتے
ہیں کہ یہہ غنیم تو شہزادہ بیٹا نوشیروان عادل
شاہ ایران کا ہوگا اور یہہ بات یوں ھي معلوم ہوتي
ہی راني پوشپوتي صرف قتل عام سے محفوظ رہي اور
مالیا پہاڑوں کي کھوہ میں مخفي ہوگئي جہانکہ
اُسکے ایک لڑکا پیدا ہوا جسکا نام گوہ رکھا گیا
جب کہ یہہ لڑکا بالغ ہوا تب اُسنے اِدرکو اپنے
قبضے میں لاکر وہاں اپنا راج مقرر کیا اُودہ پور کے
حال کے راجے اُسکي نسل میں ہیں جنکو کہ سورج بنس
کے بڑے راجا کي اولاد میں جانکر بارہ سو برس سے
زیادہ پہلے سے ہندوؤں کے راجوں میں ممتاز کہتے ہین
اُودہ پور کے راجا کو ہندو سورج یعني ہندوؤں کے
بادشاھي خاندانونکا آفتاب کہتے ہیں مگر پھر بھي
معتبر شہادت سے یہہ عجب بات دریافت ہوتي
ہی کہ اُن ممتاز راجونکا خاندان ماکي طرف سے
ایک عیسائي بادشاہزادي کي نسل میں ہی راجپوتونکا

مورخ کہتا ھی کہ یہہ بات خوب تحقیق ھوئي ھی
کہ اودہ پور کے راجے تمام ھند کے راجوں میں بہت
سرفراز ھیں ھندوؤنکے اور راجا گدي پر بیٹھنے سے
پہلے اودہ پور کے راجا سے تلک جوکہ راج ملنے کي
علامت ھی لکواتے ھیں اور اسکو بہت ادب اور تعظیم
کے ساتھہ لکواتے ھیں یہہ تلک پیشاني پر آدمي کے
خون سے لگایا جاتا ھی. انکا لقب رانا ھی اور وے
اپنے تئیں نوشیروان عادل کي نسل میں کہتے ھیں
جس بیٹے نے کہ اسسے سرکشي کي اور لڑائي میں
مارا گیا مگر اسکي اولاد ھندوستان میں رھي اور
اس اولاد سے اودہ پور کے رانا پیدا ھوئے اس بات میں اور
لوگ بھي متفق ھیں کہ نوشیرواں کي ایک لڑکي اودہ پور
کے پادشاھي خاندان میں بیاھي گئي تھي نوشیروانکي
بیگم مارس شاہ قسطنطنیہ کي بیٹي تھي جوکہ عیسائي تھا
اس سبب سے راجپوت کي نسل کا انگریزي مورخ لکھتا
ھی کہ اس بات سے عجب نتیجا نکلتا ھی کہ ھندوں کے
سورج جنکے مورث سوتپت سے راجے ھوتے آئے ھیں
اور جنکا رام کي اولاد میں سے ھونا مسلم جانتے ھیں
جوکہ سورج بنس کا پیشوا تھا یہہ ایک عیسائي شہزادے
کي اولاد ھیں اور اپني نسل کي شروع میں بھم کہ
عیسائي پادشاھوں سے رشتہ رکھتے ھیں ٭

رگھو کے بعد اِدر کے تخت پر آٹھہ پادشاہ بیٹھے جنمیں سے سب سے پچھلے پادشاہ کو اُسکے بیٹوں نے شکار کرتے وقت مار ڈالا مگر اُسکا چھوٹا سا بیٹا جسکا نام کہ باپا تھا بھانڈیر کے قلعے میں پہنچا اُسنے گلہ بانوں میں پرورش پائي اور اُسکے بچپن اور بلوغت کے بہتیرے عجیب قصے کہتے ہیں جسطرح سے کہ اور بادشاہي خاندانونکے بنا کرنے والونکے باب میں افسانے مشہور ہیں باپا سے اُسکي مانے کہا کہ وہ چیتوڑ کے راجونسے جوکہ پرمرا کے قوم میں تھے رشتہ رکھتا تھا اس بات کے سننے سے اُسکے دل میں عزم پیدا ہوا اور اُسنے گلہ باني کے کمینے پیشےکو ترک کرنے کا اِرادہ کیا اپنے چند رفیقونکو جمع کرکے جوکہ رشتہ داري کے حال معلوم کرنے سے اُسکے ساتھہ مہرباني سے پیش آیا چیتوڑ کي طرف چلا اور یہہ بات تخمینا سات سو عیسوي سن میں واقعہ ہوئي اُسنے وہاں پہنچکر بڑا اقتدار پایا امیرونکو ایک گمنام لڑکے پر اِتني مہرباني کرني بہت ناگوار معلوم ہوئي اور بہت آزردہ ہوئے اِسہي عرصہ میں ایک بڑا غنیم آپہنچا اور سب جاگیردارونکو اپني اپني فوجیں لیکر حاضر ہونے کا حکم ہوا مگر سب نے بالاتفاق اِنکار کیا اور طنز سے بادشاہ کو کہلا بھیجا کہ اپنے نئے دوست سے مدد کي درخواست کرے

باباسے بے تامل فوج کشي کا اقرار کیا یہہ قدیم مسلمان تھے جوکہ اب کي بار پہلے ھي پہل ھندوستان میں گھسے تھے اور وہ چند مدت بعد مسلمانونکا عظیم الشان سلطنت کا تھہرا *

اب ھم مسلمانونکي اصلي حقیقت پر توجہ کرتے ھیں جوکہ ھندوستان کے اِتنے بڑے ھنیم تھے جنکي برابر کوئي عدو آج تک نہیں پیداہ ھوا محمد جوکہ مسلماني مذھب کا باني تھا مکہ میں جوکہ عرب میں واقع ھے پانسو اُنہتر سن عیسوي میں پیدا ھوا تھا اسنے چالیس برس کي عمر میں اپنے تئیں پیغمبر مشہور کیا اور شمشیر کے زور سے آدمیونکو اِسلام میں لانا حکم رباني ظاھر کیا اپني فصاحت اور لیاقت سے عرب کے بہت سارے لوگونکو اپنے مذھب میں لا کر اور نومولکو بھي اپني حکومت اور دین میں لانے کے واسطے فوج جمع کي اور اپني زندگي میں ایسي فتوحات کرني شروع کیں جوکہ اُسکے جانشینوں نے بہت زور شور سے اِتمام کو پہنچائیں اُسکي وفات کے بعد جو لوگ کہ خلافت کے مالک ھوتے گئے وے بھي اُتناھي عزم اور تعصب رکھتے تھے اُنھوں نے دا ھنے اور بائیں اتني جلدي کے ساتھہ ملک فتح کیئے کہ کسي اورنے کم کیئے ھونگے ایک ایک صوبا اُنکا مطیع

هوتا گیا اور ایک ایک سلطنت اُنکي تدبیرات سے
شکست پاتي گئي پچاس برس کے بلکه جزوي عرصے
میں اُنهوں نے پچھم کے تمام ملکي انتظام کو برباد
کردیا اِسلام کي خاص ابتدا کے روز سے مسلمانونکا
یهه عزم هوا که ساري دنیا میں آن هي کي ایک
پادشاهت مقرر هووے اور سب لوگ ایکهي مذهب
اور ایکهي پیغمبرکو اور ایکهي ملکي اور مذهبي
آئینونکو مانیں اس ملکي اور مذهبي لڑائي میں
جو جو مسلمان که مارے جاتے اُنکے واسطے بهشت
اور حوریں ملنےکا وعده هوا جس حالت میں که
مسلمانوں نے حبش اور شام کو فتح کیا هو اور
ایرانیونکي سلطنت کو تباه کرڈالا هو بلکه یورپ کو بهي
اپنا هي مال سمجها هو تو اس صورت میں یهه بات کب
خیال میں آسکتي هی که هندوستان کے زرخیز صوبے
مسلمانوں کے چنگل سے محفوظ ره سکتے جنکوکه قدیم
سے پچھم کے جس غنیم نے چاها اُسهي نے سنده
دریا سے پار هوکر فورا اپنے قبضے میں کرلیا چنانچه
دریافت هوتا هی که مسلمانونکي طاقت محمد کے
جانشینوں نے یعنی خلیفوں نے اب تک خوب مستحکم
نه کي تهي که اُنهوں نے اس مالدار ولایت پر قصد کیا
محمد کي وفات کے چند برس بعد خلیفهٔ دویم

عمر نے ایران کو فتح کر کے دجله اور فرات کے
مہانے پر بصرہ کے شہر کو اس اِرادے سے بسایا که
اهل اسلام گجرات اور سندھ سے جو که دریاے سندھ کے
پورب کو واقع هین تجارت کر سکیں اُسنے ابوالعاص کو معه
ایک بڑے فوج کے هندوستان پر حمله کرنے کو بهیجا
جو که هندوؤں کے ساتهه پہلي هي لڑائي میں آرور کي
جنگ میں مارا گیا عثمان جو که عمر کے بعد خلافت کا
مالک هوا اُس نے سندھ دریا کنارے کے ملکوں پر حمله
کرنے کے ارادے سے وہاں کا حال دریافت کرنیکو لوگ
بهیجے مگر کئي وارداتونکے سبب سے اُسکا اِرادہ پورا
نهو سکا چوتهے خلیفه علي نے سندھ کا کچهه ملک لیا
جو که اُسکي وفات کے بعد مسلمانوں نے آپ چهوڑ دیا
اسیطرح سے اپنے دورہ کي ابتدا سے مسلمان همیشه
هندوستان پر اِرادہ رکهتے تهے مگر ولید کے وقت تک
حمله کرنے کا عزم پیشرفت نه جا سکا تها سات سو
پانچ اور سات سو پندرہ سن عیسوي کے عرصه مین
اُسنے صرف تمام سندھ کے ملک کو هي نہیں فتح کیا
بلکه اپني فوج کو گنگا کے کنارے تک لے گیا اور
تمام ملک کو اپنا خراج گذار کرلیا اُسهي خلیفه کے
سپه سالاروں نے جبرالتر خلیج کو پار هوکر یورپ
کي زمین میں اپنا جهنڈا کهڑا کیا تها اور اسپانیه

کے ملک کو ایک هي چڑهائي میں مطیع کر لیا جبکه
هم خیال کریں که اُنهیں دنوں میں مسلمانوں نے
گنگا اور † ابرو دریا کے کناروں پر بهي فتح پائي تهي
اور یهي خلیفه هندوستان اور یورپ کے لینے کا اراده
کرتا تها تب همکو محمد کے پہلے جانشینوں کے عزم
اور داعیه کا حال کچهه کچهه دریافت هوسکیگا ولید کے
عصر کے حمله سے تمام شمالي هندوستان میں زلزلا
آیا هندوؤں کي تواریخ سے معلوم هوتا هی که یادو بهاتي
سنده کے پار کے جنگلوں میں بهاگ گیا مانک راے
چوهان جوکه اجمیر کا بهادر راجا تها لڑائي میں مارا گیا
اور اُسکا چهوٹا بیٹا فصیل پر تیر سے مارا پڑا اور جو
زیور که وه اُسوقت پہنے هوئے تها اب تک راجپوت
اپنے لڑکوں کو نهیں پهناتے هیں سورت کے راجاؤں سے
تمام ملک چهن گیا اس بلا کے نازل کرنیوالے کو هندو
مورخ کبهي دیو اور کبهي جادوگر کہتے هیں مگر اسکے
تئیں ملیچ همیشه کها کرتے هیں اگرچه هندوؤں کي
تواریخ سے اس حمله کرنے والے کا حال صاف نهیں
دریافت هوسکتا هی مگر غالب هی که شمالي هندوستان
کے راجاؤں میں یهه پریشاني مسلمانوں کے حمله سے
واقع هوئي تهي *

---

† ابرو اسپانیه کا ایک دریا هی

ولید کي فوج جو گنگا پر کے ملکوں میں گھسي
تھي اُسسے تین برس بعد اُسکے سپہ‌سالار محمد بن قاسم
نے هندوستان پر دوسري دفعه حمله کیا وه ایک
بڑا جرار لشکر لیکر سنده میں آیا اور داهر سے جوکه
اُسوقت میں گجرات کا حاکم تها بهت لڑائیاں لڑا
آخرکو داهر نے شکست پائي اور مارا گیا محمد بن قاسم
ظفرمند فوج کو لیکر چیتوڑ کي طرف جوکه هندوٴنکي
جاے پناه تها چلا اُس وقت میں باپا نے جسکا که
همنے ذکر کیا هی سپه سالاري حاصل کي اگرچه
جاگیرداروں نے لڑائي میں شریک هونے کا اِنکار کیا
پهر بهي جتني فوج که اُسسے جمع هوسکي اُسهي
سے وه میدان میں آیا اور دشمنوں سے جوکه بهت
فتوحات سے پهول رهے تهے مقابل هوکر اُنکے تئیں
شکست فاحش دي محمد بن قاسم سنده اور سورت
کي راه سے پهر اُلٹا پهر آیا باپا نے غزني تک یعني
کمبے تک جوکه اُسکے خاندان کا اصلي پایه تخت تها
اُسکا پیچها کیا جسپر که اُس نے سلیم کو قابض پایا اُسنے
سلیم مذکور کو مطیع کیا اور پهر اسکي بیٹي سے شادي کي
چیتوڑ کو پهرتے وقت باپا نے امیروں سے تصفیه کیا
اور انکي اِعانت سے راجا کو خارج کرکے آپ تخت
پر بیٹها اُس زمانے کي تواریخ سے یہ حالات

اسطور پر دریافت هوتي هیں مگر یهه بات بهي ظاهر کرني ضرور هی که تاریخوں میں البته کچهه اختلاف رهتا هی جسکو هم مطابق نهیں کرسکتے هیں باپا کے عهد میں چند مدت بعد خالف‌المنصور نے سندهه کو پهر فتح کیا اور اسکي دارالخلافه کا نام بدل کر منصوره رکها چیتوڑ کے راجا باپا نے جسکي نسل میں که اودهه پور کے رانا هیں اپنے ملک پر بهت کامیابي سے حکومت کرکے اپنے ملک اور مذهب کو چهوڑ دیا اور اپنے لشکر کے ساتهه سندهه کو پار هوکر خراسان میں چلا گیا جهانکه اُس نے بهتیري اهل اِسلام عورتوں سے شادي کي اور بهت اولاد چهوڑ مرا اِس بات سے که جسکي تصدیق بهت کامل پهنچي هی یهه معلوم هوتا هی که بهت مدت نهیں گذري هوگي که تب تک هندوستان میں اور دریاے سندهه کے پچهم طرف کے ملکوں میں آمد و رفت جاري تهي *

چونکه هندوستان پر مسلمانوں کے پهلي دفعه حمله کرنے کا حال درج هوا هی اسلیئے اب صرف یهه بات بیان کرني باقي رهي هی که اُسوقت میں تخمینا بعد سات سو پچاس عیسوي میں دهلي کا تخت ایک نئے خاندان کے قبضه میں تها جو که پانڈو کي نسل

میں سے باقي رہا تھا یہہ تخت اسوقت سے خالي پڑا
تھا جب کہ بکرماجیت نے سب سے پچھلے بادشاہ کو
خارج کیا کہ جس بات پر سات سو برس سے زیادہ
گذر چکے تھے زمانے کي گردش کے سبب سے اُس
خاندان نے کہ جسکو اکثر توار کہتے ھیں دھلي کو
ایک نئي سلطنت کا پایۂ تخت بنا لیا اُس روز سے
اننگپال کے عہد تک اس خاندانمیں اکیس راجا
دھلي کے تخت پر بیٹھے اننگپال نے اپنے نواسے
پرتھي راج کو جو کہ دھلي کے ھندو راجاوُنمیں سب
سے پچھلا تھا گود لیا جسکے مرنے کے بعد مسلمانونکا
جھنڈا اُس قدیم دارالخلافہ میں پانسو برس کي
مدت تک اِستادہ رہا *

جب کہ ولید کي فوج ھندوستان میں گھسي
تخمینا اُسیوقت سے پرمرا کا خاندان جس نے کہ
مدت تک اُجین میں راج کیا تھا ضعیف ھونے
لگا اِس بادشاھي نسل کی شان و شوکت کا حال ھم
جب دریافت کرسکینگے تب کہ ھم اُن حاکموں کي
تعداد اور اقتدار پر جو کہ اُسکے برباد ھونے سے
علحدہ علحدہ ملکوں پر بادشاہ ھو گئے خیال کریں
توار کے خانداں نے دھلي پر قبضہ کر لیا اور ایک
بڑي سلطنت بنائي گجرات خود مختار ھوگئي اور

پہلے چوروں اور پھر سولنکیونکي حکومت میں رہي
جنھوں نے که نرھوالا کو یعني انھروالا کو اپنا دارالخلافه
بنایا کھلونوں نے چیتوڑ میں اپنا دارالخلافه بنایا اور
چند مدت بعد قنوج کورونکي حکومت میں آئي
سابق کي عظمت کو قدرے قلیلے پھر حاصل کرنے
لگي شمالي ھندوستان کي صورت بدل گئي اجین اور
پانلي پوترکا راج مفقود ھوا اور نئي نئي سلطنتیں بنا
ھوئیں که جنکے حاکموں کے الگ الگ ارادے تھے
رفته رفته آخرکو مسلمانونکي فتح سے ھندوستان میں
ایک اور طرحکا انتظام ھوا *

ظاھر ھوتا ھی که باپا کے عھد سے کچھه مدت
بعد تک مسلمانوں نے کوئي اور حمله ھندوستان
پر نه کیا اس راجا کے بیٹے اور پوتے کي سلطنت میں
کوئي یاد رکھنے کے قابل واردات واقعه نہوئي مگر
اُسکے پرپوتے کھمان کو جوکه بہت بہادر تھا تخت
پر بیٹھتےھي مسلمانوں سے زور آزمائي کرني پڑي
کھمان نے سن آٹھه سو بارہ عیسوي سے آٹھه سو چھتیس
سال تک سلطنت کي اس لیئے حمله کا سردار جو خراسان
پت محمود یعني محمود خراسان کا والي تھا مگر
اسمیں کچھه شک نہیں که وہ مامون بیٹا ھارون رشید
خلیفه بغدادکا اور شارلیمین شہنشاہ کا دوست اور

همعصر تها جسکو اسکے باپ نے خراسان کا ملک حکومت
میں دیا تها مامون ایک بڑي فوج لیکر چیتوڑ پر آیا
اور اگر هم مامون کي فوج کي توت اور طاقت کو اُس
فوج کي تعداد سے جو که چیتوڑ کے بچانے کے لیئے
جمع هوئي تهي قیاس کریں تو همیں دریافت هوگا
که اُسکي فوج کیسي زورآور اور طاقت مند تهي
هندوستان کے اور راجاؤں کو دریافت هوا که جو
اندیشه که چیتوڑ کے واسطے هی وهي اُنکے واسطے بهي
موجود تها اسلیئے وے سب جمع هوکر چیتوڑ کے
بچانے کو چلے آن قوموںکا ایک راجپوت شاعر ایک
بحر طویل اور دلفزائیاں لکهتا هی جو که شمالي
هندوستان کے هرایک حصے میں سے چیتوڑ کے بچانے
کے واسطے چلے تو اغلب هی که ایسے وقت پر شمال کي
تمام فوجیں اُس دشمن کو جسکے که حملے کي کچهه حد
معلوم نهیں هوتي تهي حتی‌الامکان ایکهي دفعه میں
هٹا دینے کے واسطے جمع هوئي هوں اُن فوجوں کي اِعانت
سے کهمان نے مسلمانوں کو شکست دي جیسے که کهتے
هیں که اُسنے چوبیس لڑائیوں سے کم نه لڑیں اِن
مهموں سے اسکي شهرت دوست اور دشمن میں دورتک
خوب پهیلي اور مدت تک اسکے هموطنوں کے دلمیں
مسلمانوں سے لڑنے کے وقت اُسکے نام سے شجاعت پیدا

هوتي رهي كهتے هيں كه برهمنوں كے كهنے سے اُسنے اپنے بيٹے جوگ‌راج كو حكومت سپرد كردي مگر پيچهے اُسنے پهر اپنا راج لےليا اور دريافت كيا كه برهمنونكي نصيحت ميں دغابازي تهي اِسليئے بهتيروں‌كو مرواڈالا اور انكي نسل‌كو غارت كرنےكا اِرادہ كيا آخرش كهمانكو اُسكے بيٹےنے مار ڈالا مگر اُس پدرکش سے اُسكے باپ كے اُمراؤں‌نے بدلا ليا *

اُسوقت سے ڈيڑهه سو برس تك مسلمانوں نے هندوستان پركوئي اور حمله نه‌كيا اُسوقت كي هندي تواريخ مكمل اورخاطر خواه نهيں هى اور اُسميں صرف ايكهي بڑا تواريخي احوال لكها رہ گيا هى جوكه اُسوقت ميں بے قدر معلوم هوتا تها مگر بعد ازاں اُسسے بهت بڑے نتيجے نكلے قنوج كي سلطنت نے جهانكه هندوئنكے مذهب نے پرورش پائي ايك نئے خاندان كے پادشاهوں كي حكومت ميں پهر رونق پائي تهي اور پهلےكي برابر شان و شوكت‌كو پهنچتي جاتي تهي محمود غزنوي كے حملے سے چند مدت پيشتر يعني تخمينا اب سے نوسو برس پهلے اُديسرنے جوكه ويدياكي نسل كے پادشاهوں ميں سے تها اور اُسوقت ميں بنگالے كا راجا تها اور جسكا دارالخلافه نديا تها اپنے برهمنوں كي جهالت سے ناراض هوكر ويراسنگه ديو

قنوج کے راجا سے چند ایسے برهمنوں کے بهیجنے
کي جوکه مذهبي رسومات سے بخوبي واقف هوں
درخواست کي قنوج کے راجانے پانچ برهمن جنکي
نسل میں اب کے بنگالي برهمن جنکا که خاص وطن بنگالا
نہیں هي اپنے تئیں کہتے هیں اسکے پاس بهیجے اور
کایتهه جوکه بنگالے میں برهمنوں کے بعد شمارکیئے
جاتے هیں اپنے تئیں ان پانچ نوکروں کي نسل میں
جوکه پانچوں برهمنوں کے ساتهه بنگالے میں آئے تهے
بتلاتے هیں *

دوسرا حصه

مسلمانوں کا عہد

ساتواں باب

اب ہم اس زمانے کي حالات پر التفات کرتے ھیں جسسے که ھندوستان میں مسلمانوں کي سلطنت کا آغاز معلوم ھوتاھی ولید اور ہارون الرشید کے عہد میں جیسا که ھمنے ابھي لکھا ھی ھندوستان کي فتح کرنے کے واسطے بہت سخت حملے ھوئے تھے مگر مسلمانوں پر ھندو ظفریاب ھوتے رھے پچھلے حملے سے ڈیڑھ سو برس پیچھے تک مسلمانوں نے کبھي ھندوستان پر ارادہ نه کیا لیکن آخرکو سندھ سے کم فاصلے پر ایک نیا مسلماني خاندان بنا ھوا اور ھندوستان کے لینے کا عزم مقرر کیا *

سن ھجري کي پہلي صدي میں مسلمانوں نے ماورالنہر اور خراسان کے زرریز اور وسیع ملکوں کو

فتح کرلیا تھا اور ایک سو اسي برس سے زیادہ تک خلیفوں کے صوبہ دار اُن پر حکومت کرتے رہے مگر ہارون الرشید کي وفات کے بعد جوکہ اپني نسل میں بہت نامي تھا خلیفوں کي طاقت گھٹتي گئي اور صرف محمد کے جانشین ہونے کے نام سے دور دور کے صوبہ دار خلیفوں کي اطاعت میں نہ رہ سکے ایک ایک صوبہ اُنکي سلطنت میں سے باہر ہوتا گیا یہاں تک کہ خلیفوں کي عظیم الشان سلطنت میں بغداد اور اُسکے مضاف محالات کے سوا کچھہ اور باقي نہ رہا اُن صوبہ داروں میں سے جوکہ اُس زمانے میں خود سر پادشاہ ہو گئے اِسماعیل سماني حاکم ماورالنہر اور خراسان کا تھا جوکہ سن دوسو تریسٹھہ ہجري میں مطابق آٹھہ سو باسٹھہ عیسوي کے پادشاہ ہوا اور اُس نے ایک نئي سلطنت قائم کي جسمیں کہ ان دونوں صوبوں کے سوا کابل افغانستان قندہار زابلستان داخل تھے بخارا اس خاندان کا دارالخلافہ مقرر ہوا اور یہہ خاندان تواریخ کي کتابوں میں سمانیونکا خاندان لکھا ہی چار بادشاہوں نے نوے برس تک بہت نیکي اور ناموري کے ساتھہ سلطنت کي چوتھے پادشاہ نے اپني وفات کے وقت ایک لڑکے منصور نامي کو ولي عہد کیا مگر سرداروں کي راے میں اختلاف واقع ہوا کیونکہ بعضے شاہ

متوفی کے چچاکو پادشاهي تخت پر بٹھانا چاهتے تھے
آخرکو اِس بات میں ابستکي یا الپتگین حاکم خراسان کا
جسکا دارالحکومت غزني تھا ثالث ٹھهرا اسنے بھي
چچاهي کو پادشاہ بنانا تجویز کیا مگر بخارا میں اِس
فیصلے کے معلوم هونے سے پیشتر دونوں فریقوں میں
تصفیه هوگیا تھا اور انهوں نے منصورکو تخت پر
بٹھا دیا تھا شاہ نوعمر نے ابستکي کے اسطور پر
صلاح دینے سے خفا هوکر اُسکو بخارا میں طلب کیا
مگر وہ اِتنا دانشمند تھا که اپنے دشمنوں کے قبضے
میں نه آیا اور اُس نے فورا اپنے تئیں خود سر پادشاہ
قرار دیا منصور کے سپہ سالار اُسپر چڑھے مگر
اُنهوں نے دودفعه متواتر شکست کھائي اور ابستکي
جو خراسان اور زابلستان کا بےاندیشه مالک رہا جنپر
اُس نے پندرہ برس تک حکومت کي اور مرنے کے بعد
اپنے بیٹے اِسحاق کو اُنکا وارث چھوڑ گیا بخارا کے پادشاہ
نے اُن باغي صوبوں پر دعوی کبھي نهیں چھوڑا تھا
اِسیواسطے اسحاق نے تخت پر بیٹھنے سے چند مدت
بعد اپنے سپہسالار سبکتگین کے ساتھه منصور کے ملک
پر اس مراد سے حمله کیا که منصور لاچار هوکر اُسکے
خود مختار پادشاہ هونے پر اقرار کرے سبکتگین نے
فتح پائي اور منصور سے خراسان کے خودمختار هونےکا نوشته

خاصل کیا اسحاق اپني بد پذیري اور بے اعتدالیوں
سے جلد فوت هوا اور فوج نے فورا اپني خاطرخواہ
سپہ‌سالار سبکتکین کو غزني کے تخت پر قایم کیا یہہ
پادشاہ اپنے تئیں ان ایراني بادشاهوں کي نسل میں
جوکہ سنسانیدنوں کے خاندان میں کہلاتے هیں کہتا
تھا جس خاندان کا آخري پادشاہ یزدیجرد اُسوقت میں
جب کہ مسلمانوں نے آکر اسکے ملک کو اپني سلطت
میں داخل کرلیا اپنے ملک سے خارج هوا اگرچہ
سبکتگین شاهزادہ تھا مگر اتفاقات سے اُسپر بہت
اِفلاس آگیا اور لڑکپن میں ابستگي کے هاتھہ جسنے کہ
اُسکے تئیں هونہار دریافت کرکے درجہ بدرجہ بڑے بڑے
عہدے دیئے بکا یہاں تک کہ آخرکو وہ سب امیروں
سے رتبہ میں زیادہ هوگیا تھا اپني سلطنت کے پہلے سال
میں یعنی سن نو سو ستہتر عیسوي میں وہ هندوستان
پر فوج چڑہا لایا اُسوقت میں جی پال لاهور پر جوکہ
هندوستان کے سب صوبوں میں غزني کي نئي سلطنت
سے زیادہ متصل هی حکومت کرتا تھا جب کہ مسلمان
منصور کے عہد میں سندہ دریا کو اُتر آئے اُسکے بعد
لاهور کے راجاؤں نے افغانوں سے جوکہ دلیر اور پہاڑي هیں
اور سندہ کے پچھم کے کنارے پر کے ملک میں رہتے
هیں بہت مضبوط عہد و پیماں لیئے تھے اس سبب سے

مسلمانوں کو هندوستان میں آنے سے بہت مزاحمت هوئي اور مسلمان تواریخ فرشته کے مطابق اسوقت سے سنده ملک کے رستے کے سوا کسي اور طرف سے هندوستان میں دخل نہیں پاسکتے تھے سبکتگین نے افغانوں کو هندوؤں کي رفاقت میں سے چھڑا کر اپني همراهي میں لانے کے واسطے مجبور کیا اِسطرح سے سنده دریا کے پارکي حفاظت جاتي رهي لاهور اور ملتان بھي حمله کرنے والوں کے اختیار میں جلد آگئے سبکتگین نے پہلےهي حمله میں هندوستان کے کئي قلعه لیئے اور بہت سي لوٹ لیکر اپني دارالخلافه میں اُلٹا پھر گیا جےپال نے سبکتگین کے پھر حمله کرنے کے اندیشه سے بہت ساري فوج جمع کي اور سنده کے پار هوکر مسلمانوں پر خود اُنهیں کے ملک میں حمله کیا مگر اسکي مراد نه برآئي بلکه خود اُسکو مطیع هونا پڑا اور اُس نے خراج میں هرسال روپیئوں اور هاتھیونکا دینا قبول کیا چونکه تمام خراج اُسسے ایکهي دفعه سرانجام نهوسکا اسلیئے اس نے چند معتمدوں کو خراج کے لینے کے واسطے لاهور تک اپنے ساتھه کردینے کي درخواست کي جےپال نے اپني دارالخلافه میں آن کر اور وهاں سبکتگین کے اپنے ملک میں اُلٹا چلا جانے کا حال سن کر اس عهد جدید کے توڑنے کا قصد کیا اُسکے دربار

مین چھتري جوکه اُسکے سپه سالار تھے تخت کي
بائیں طرف کھڑے تھے اور برھمن داھني طرف پر
حاضر تھے چھتریوں نے اسے یاد دلوایا که سخت
دشمن کے ساتھه لڑنے میں کتني مصیبت اُٹھاني
پڑي تھي اور عرض کیا که حضور نے زر کے ادا
کرنے کے واسطے اقرار کیا تھا مگر برھمنوں نے کہا
که اب غزني سے کچھه اور اندیشه نه رہا اور خراج
کے نه دینے کي صلاح دي افسوس که اسنے برھمنونکا کہنا
قبول کیا اور روپیه لینے کے واسطے جولوگ آئے تھے اُنکے
تئیں قید میں ڈالا سبکتگین نے اس بد عہدي کا حال
سنکے اپني فوج جمع کي اور جی‌پال کے ملک پر طوفان
کي طرح چڑھ آیا یهه راجا اگرچه اِس عہد شکني کے
باعث سے غنیم کو اپنے اوپر آپ چڑہا لایا تھا مگر
پھر بھي شمال کے ھندو راجا اس حملے کے دفع
کرنے کے واسطے ساتھه ھوئے دھلي اجمیر کالنجر اور
قنوج کے راجا لاکھه فوج سے اُسکے همراہ ھوئے اور
دونوں لشکر لمغان کے کنارے پر مقابل ھوئے ھندوٗں
نے شکست پائي اور نیلاب کے کنارے تک اُنکا پیچھا
ھوا یهه لڑائي سندھ دریا کے پچھم کي طرف کو ھوئي
کیونکه اُس زمانے میں اُس دریا سے پار ھونے میں
کچھه گناہ نہیں خیال کرتے تھے معلوم ھوتا ھی که

اس لڑائي کے بعد سبکتگین کي سلطنت میں جوکہ بائیس برس تک رهي هندوؤں سے کوئي اور لڑائي نهوئي سن نو سو ستانوے عیسوي میں سبکتگین نے وفات پائي اور اُسکے بعد پہلے اُسکا بیٹا اِسماعیل پادشاہ هوا مگر دوچار مہینے کے بعد اُسکے بهائي بڑے نامور محمود غزنوي نے تخت پر قبضہ کیا *

محمود غزنوي جسنے کہ هندوُونکي سلطنتوں پر سب سے پہلا هلاکت کا بڑا صدما نازل کیا اُسکي مہمات پر التفات کرنے سے پیشتر هندوستان کي اُسوقت کي حالت کو مختصرا بیان کرنا مناسب هی کہ نربدا کے اُتر کے ملکوں میں سلطنت اِسطرح پر منقسم تهي توارکا خاندان دهلي کو اپنے قبضے میں رکهتا تها راٹهور اپنے مورخوں کے قول کے مطابق قنوج کي حکومت رکهتے تهے اگرچہ اِس بات کي بهي وجوہات موجود هیں کہ اُسوقت میں قنوج کا تخت کوُروں کے پاس تها گهلوت میوار پر اور سولنکي گجرات پر حکومت کرتے تهے اِن میں سے کسي زبردست خاندان کے اور کئي چهوٹے راجا تابع تهے دهلي اور قنوج کي سرحد کالي ندي تک تهي پچهم کي طرف سندہ دریا تک کے ملکونکا اختیار دهلي کا راجا رکهتاتها اور اپنے تابعداروں میں ایک سو آٹهہ ٹهاکروں کو

کئي پادشاھون میں منقسم تھا جوکہ آپس کي ایک صلاح وارادہ نہونے سے ایسي لڑائي کے جو درپیش تھي قابل نہ تھے *

محمود شاہ غزنوي جسنے مسلمانونمیں سے پہلے آنکر ھندوستان میں پایداري کے ساتھہ فتوحات حاصل کیں تیس برس کي عمر میں اپنے باپ کے تخت اور ملک کا مالک ھوا جلوس کے بعد چار برس تک وہ اپنےھي ملک کے انتظام اور سرکشي کے انسداد میں مصروف رہا سن ایک ھزار ایک سو عیسوي میں اُسنے ھندوستان پر حملہ شروع کیا اور متواتر با رہ مرتبہ سے کم ھندوستان میں نہ آیا اگست مھینے میں وہ دس ھزار آدمي لیکر غزني سے چلا اور پیشاور میں اپنے باپ کے قدیمي دشمن جي پال سے مقابل ھوا اور ھندوونکي فوج نے شکست پاکر جي پال خود محبوس ھوا اور اِس دوسري شکست کے بعد راج اپنے بیٹے انند پال کو دیا اور جیتےجي آگ میں جل کر مصیبت کے رنج سے چھوٹا شاہ محمود نے سندہ دریا کے پچھم کے صوبوں پر اپنے مسلمان صوبہ دار مقرر کیئے اور انند پال سے خراج ٹھہرایا مگر چھوٹے چھوٹے سرداروں نے لاھور کے نئے راجا کو اغلب کہ اُسیکي سازش سے اپنے اپنے حصہ کے خراج دینے میں انکار کیا اُن سرکشونمیں بھٹنیر کا راجا سردار تھا جسکي تنبیہ کے واسطے محمود نے

دوسري چڑہائي کي بھٹنير کا قلعہ جو بيکانير کے صحرا کے
نہايت شمال پر واقع هي تين دن کے محاصرہ ميں فتح
هوا اور راجانے دشمن کے ہاتھہ سے بچنے کے واسطے اپنے تئيں
آپ تلوار سے مار ڈالا سن ايکہزار پانچ عيسوي ميں
انندپال کے بھگانے سے داؤد صوبہ‌دار ملتان کا پھر گيا
محمود نے پھر اپنے لشکر کو جنبش دي اور اس سرکشي کے
باني پر چلا جسکے مطيع کرنے سے داؤد مذکور نے تابعداري
اختيار کي اور بہت خراج دينا ٹھہرايا سن ايک هزار آٹھہ
عيسوي ميں محمود نے انندپال کي تنبيہ کا ارادہ کيا کيونکہ
اُسنے داؤد کے باب ميں بے‌ايماني کي تھي اور هندؤں پر
چوتھي دفعہ فوج کشي کي انند پال نے محمود کے ارادہ
سے اطلاع پاکر سب هندو راجاؤنکو پيغام بھيجا اور
مسلمانونکو هندوستان سے خارج کرنے کے ليئے مل کر
کوشش کرنے کي ضرورت بيان کي اُوجين گواليار کالنجر
قنوج دهلي اور اجمير کے راجے مل کر اُسکي مدد کے
واسطے چلے يے فوجيں اسقدر تھيں کہ اسکے برابر کبھي
کوئي فوج مسلمانونسے لڑنے کے واسطے جمع نہوئي تھي
کہتے هيں کہ اسوقت ميں عورتوں نے لڑائي کے خرچ کے
واسطے اپنے زيور اُتار ديئے هندؤنکي فوج سندھ دريا کي
طرف چلي اور پيشاور ميں ڈيرہ کيا جہانکہ مسلمان بھي
آئے اور دونوں لشکر چاليس دن تک آمنے سامھنے پڑے

رہے آخرکو محمود نے تھوڑے سے تیرانداز لیکر حملہ کیا مگر انکو دلیر گکروں نے جوکہ کثرت سے اور سندہ دریا کے بیچ میں رہتے تھے اور جاٹونکے بزرگوں میں ہیں اسقدر زور سے دعا دیا کہ پانچ ہزار مسلمان مارے گئے اور انکو فتح نصیب ہونے میں شک آیا مگر جس ہاتھی پر انند پال ہندوٗنکا سپہ سالار سوار تھا اتفاقا وہ چونک کے بھاگا جسسے ہندوٗنمیں بےانتظامی ہوگئی اور وے کمال پریشانی سے بھاگے اور میدان میں بیس ہزار لاشیں چھوڑ گئے *

دوسرے سال میں محمود نے پانچویں دفعہ ہندوستان پر حملہ کیا اور نگرکوٹ جسکو بھیم کہتے ہیں اور جوالامکھی کے پاس ہی اسپر ارادہ کیا اس جگہہ کو بہت دولتمند اور مستحکم مشہور کرتے تھے ہندوستان کے راجوٗں نے اس قلعہ میں باعتبار مضبوتی کے اپنا خزانہ رکھا تھا وہ محمود کے ہاتھہ آسانی سے آ گیا اور تمام دولتکو لوٹ کر غزنی میں لےگیا جہانکہ اسنے ایک بڑا جشن کیا اور اپنی رعیت کو ہندوستانکی لوٹ دکھلائی *

ایک ہزار گیارہ سو سن عیسوی میں محمود نے سنا کہ تھانیسر جو ہندوستانکی قدیمی مالدار اور زیارتگاہ ہی اور ہندو اسے ادب سے ایسا جانتے ہیں جیساکہ مسلمان مکہ کو سمجھتے ہیں سو اسکے لوٹنے کا ارادہ کیا محمود نے عہد نامہ کے موافق انند پال سے اپنی فوج کو بیھزاحمت

جانے دینے کی درخواست کی اور کہتے ہیں کہ انندپال نے محمود کی معه خرچ ضیافت کی بلکه یهه بات بهی لکهی هی که هندو راجا نے اپنے بهائی کی زبانی پادشاه کو یهه کہلا بهیجا که هندو تهانیسر کو متبرک مقام جانتے هیں اور اگر آپ کے مذهب میں هندؤنکے مذهب پر حمله کرنا فرض تها تو نگرکوٹ کے بگاڑنے سے آپنے ابهی اپنا مذهبی فرض ادا کرلیا اور اگر آپ تهانیسر کو چهوڑ دیجے تو انند پال بخوشی حضور میں تهانیسر کا محاصل هر سال دیویگا محمود کے جواب سے اسکے عزم کا حال بخوبی دریافت هوتا هی کیونکه اسنے یهه جواب دیا که دین مسلمانی کا حکم یهه هی که جسقدر دین محمدی پهیلے اور مسلمان بت پرستی کی رسم کو موقوف کرنے میں جسقدر کوشش کرنیگے اسیقدر انکو بهشت میں اجر ملیگا اور میرے تئیں مناسب هی که انشاءالله تعالی تمام سر زمین هندوستان میں سے بت پرستی کی بیخ کو اکهاڑ ڈالوں تو پهر اس صورت میں تهانیسر کیونکر بچ سکتا هی ✽

اس جواب سے هندؤنکو محمود سے کچهه توقع نرهی اسواسطے دهلی کے راجا نے تمام هندؤنکو تهانیسر کے بچانے کے واسطے طلب کیا مگر انکے جمع هونے سے پیشتر مسلمانوں نے تهانیسر پر قبضه کر کے لوٹ لیا تها اکثر مورتونکو توڑ ڈالا تها اور انمیں سے بهت بڑی مورتونکو

غزني ميں مسلمانوں کے پامال هونے کے واسطے بهیجا اور اسکے ساتهہ دو لاکهہ هندو بهي قید کر بهیجے اور غزني میں اس کثرت سے هندوستاني بهر گئے که غزني خود ایک هندي شهر معلوم هونے لگا *

تهانیسر کي فتح هونے سے کئي برس تک هندوستان میں سابق کي نسبت امن رها مگر سن ایک هزار ستره سو عیسوي میں محمود ایک لاکهہ پیاده اور بیس هزار سوار اور بیس هزار مسلمانوں سے جوکه لوٹ کي طمع سے اس جهاد میں شریک هوئے تهے پهر هندوستان پر چلا مشهور کرتے هیں که پهلے اسنے شهر میرٹهہ کو فتح کیا اور یهہ شهر صرف بهت سا روپیا دینے کے سبب لوٹ سے بچا یهانسے وه مهابن کو جو بندرابن کے راجا کا تخت گاه متصور هی چلا وهاں کے راجا نے شکست پائي اور اپني راني کو لیکر بهاگا چونکه اسکو دشمن کا پیچها کرنے کي کچهہ توقع نرهي تب اسنے اپني راني کو بیحرمتي سے بچنے کے واسطے تلوار سے مار ڈالا اور اپنے تئیں بهي هلاک کیا بعد ازاں مسلمانوں کي فوج متهرا کو چلي جهاں کرشن پیدا هوا تها یهہ شهر مندرونسے بهرا تها جنمیں که جواهرات چمکتے تهے محمود نے تلوار هاتهہ میں لیکر شهر میں داخل هوا اور بتونکو بگاڑ کر جوکه سونے اور چاندي کے تهے انکو گلوا ڈالا صرف دوچار مندر خواه مضبوطي و خوشنمائي کے سبب سے

بے محمود نے اس شہر سے غزني کے حاکم کو ایک شقہ بھیجا تھا اسمیں لکھا کہ یہاں بے شمار مندروں کے سوا اور بھي ہزاروں عمارتیں هیں جوکہ اهل اسلام کے دین کے موافق مضبوط بنی هیں جنمیں اکثر سنگ مرمر کي هیں یہہ شہر ہزاروں دینار خرچ هوکے تیار هوا هوگا ایسا شہر دوسو برس سے کم میں نہیں بن سکتا هي متھرا کي دولت اور خوشنمائي کا احوال جو محمود نے لکھا هي وہ اسوقت کي تواریخ کي صحت کے لیئے بہت مفید هي لوٹ میں پانچ سونے کي مورتیں آئیں جنکي آنکھیں لعل کي تھیں ایک اور مورت میں ایک بیش قیمت یاقوت تھا انکے سوا ایک سو مورتیں چاندي کي لوٹ میں آئیں جوکہ ایک سو اونٹون پر لادیں گئیں *

محمود چھبیس روز متھرا میں رہ کر بہت نقصان کرتا رہا اور پھر قنوج پر چلا وہاں اسنے ایسا ایک شہر دیکھا جوکہ مسلمان مورخونکے قول کے مطابق عظمت میں آسمان کي همسري کرتا تھا یہہ شہر دو ہزار برس سے بھي زیادہ سے هندوؤنکے مذهب کا خاص مقام تھا اور اسکي آبادي تیس میل کي وسعت میں تھي اسکي عظمت اور شان کا جو بیان لکھا هی وہ مشکل سے قیاس میں آسکتا هی اور آسکے راجوں کے پاس اسقدر فوج کي کثرت کہتے تھے کہ کونچ کے وقت جب تک کہ پیچھے کي فوج کے خیمے بھي

نہیں آ کھڑتے تھے اسسے پیشتر ھرول کا لشکر منزل پر پہنچ
جاتا تھا کہتے ھیں کہ قنوج کي مدامي فوج مین اسي ہزار
مسلح سپاھي تھے اور تیس ھزار سوار زرہ پوش اور تیس
لاکھہ پیادے اور دو لاکھہ تیرانداز اور تبر بردار تھے
انکے سوا لڑائي کے ہاتھیوں کا ایک دل تھا اس شہر کي
عظمت کا قیاس اس بیان پر خیال کرنے سے ھرآینہ کچھہ
ھوسکے گا کہ اسمیں تیس ھزار دوکانیں صرف پنواریوں کي
تھیں کلاونتوں کے ساتھہ ھزار گھر تھے اس شہر کا راجا
کنور راے تھا جوکہ بہت تجمل سے رہا کرتا تھا مگر ان
تینوں بڑے شہروں کا حال دیکھہ کے جوکہ ابھي محمود نے
تباہ کیئے تھے وہ رجوع لایا اور کہتے ھیں کہ وہ معہ اپني زن
و بچہ کے مسلمانوں کي فوج میں آیا اور محمود سے
رحم کي درخواست کي جوکہ اسنے مقبول کي محمود صرف
تین دن تک اس شہر میں رہا اور پھر غزني کي طرف چلا
اور بہت سارے ھندو قیدي ساتھہ لیئے گیا جسسے اتني ارزاني
ھوگئي کہ ایک ھندو قیدي غلام کو دو روپئے سے بھي کم
مالیت خیال کرلیتے تھے اس دفعہ میں محمود جو لوٹ
لے گیا اسکو پچاس لاکھہ روپیہ کا مال حساب کرتے ھیں
مگر اغلب ھي کہ اسسے بہت زیادہ ھو کیونکہ اس
زمانے کے سکۂ رایج کي قیمت ھم نہیں دریافت کرسکتے
ھیں یہہ بات بھي بیان کیا چاھیئے کہ مورخ فرشتہ

جسکا کلام اکثر معتبر ھي کہتا ھي کہ میرٹھہ اور متھرا سے محمود نے قنوج پر پہلے حملہ کیا تھا مگر چونکہ یہہ دونوں شہر محمود کي راہ میں واقع تھے اس لیئے قیاس چاھتا ھي کہ اُسنے پہلے اُنھیں پر توجہہ کي ھو اور انکے مفتوح ھونے سے قنوج کے راجانے تابعداري اختیار کي ھو یہہ مورخ کچھہ جغرافیہ کے علم سے کم واقف تھا اورھم خیال کرسکتے ھیں کہ اسنے ان شہرونکے حملے سے قنوج کے حملے کو پہلے ٹھرانے میں غلطي کي ھي مگر اسسے اسکي راست بیاني میں شک نہیں واقع ھو سکتاھی *

محمود نے ھندوستان کے شہرونکي عظمت اور شان دیکھنے سے خوش ھوکر اپنے دارالخلافہ میں جاکر اُسکو بھي رونق دینےکا ارادہ کیا اسنے سنگ مرمر اور بانسيکي ایک مسجد بنانے کا حکم دیا جسکي خوشنمائي ھرایک آدمي دیکھہ کر تعجب کرنے لگا اسکے پاس اُسنے ایک عجائب مکان اور ایک کتب خانہ طیار کروایا جسمیں اُسنے کئي زبانونکي کتابیں جمع کي تھیں ھندؤنکي عمارات دیکھنے سے اُسے معماري کے فن کي باریکي اور خوبي دریافت کرنے کا وقوف اور شوق پیدا ھوا تھا اسنے چاہا کہ اپنے دارالخلافہ کو اُن شہرونکا ھمسر کرے جنکو اُسنے فتح کیا تھا اُسکي دیکھا دیکھي سے امیروں کو

بھي فرق پيدا ھوا اور اپني عمارات کي آراستگي ميں ايکدوسرے کي برابري کرنے لگے اور يهہ شہر جوکہ چند سال پيشتر صرف تھوڑے ہي سے بے رونق مکانونسے مرکب تھا اب ايشيا کے بہت عظيم اور شاندار شہرونميں داخل ھوا اور اسميں ھر ايک طرح کي رونقدار اور کار آمدني عمارتيں تيار ھوئيں *

اب ھم محمود کي سلطنت کے چند سال کا حال چھوڑ ديتے ھيں جنميں کہ اسکو بہتيري مہميں درپيش آئيں اُنميں سے ايک مہم يهہ تھي کہ اسنے کالنجر کے راجا پر جسنے کہ قنوج کے راجا کو محمود کي تابعداري اختيار کرنے کے سبب مارڈالا چڑھائي کي اور محمود کي پچھلي اور مشہور مہم کا بيان شروع کرتے ھيں ايک ھزار چوبيس سن عيسوي ميں محمود نے خوشيخواہ سپاھيونکے سوا تيس ھزار سوار غزني سے ليکر سومنات پر جو ديو کے پاس گجرات کے ملک ميں واقع ھي چلا اور ايک مہينے ميں ملتان تک پہنچا پھر اُسنے ريگستان کو بيس ھزار اُونٹونکي اِعانت سے طي کيا اور راہ ميں اجمير کو لوٹ ليا پھر وہ آخرکو سومنات کے قريب پہنچا جہانکہ اسنے بلندي پر ايک قلعہ بنا ھوا ديکھا جسکے تين طرف سمندر تھا اور جسکي فصيلوں پر سپاھي تھہرے تھے محمود کے نزديک جانے پر قلعہ والوں نے منادي کي کہ ديوتا اِن بيدينونکو

اِس جگہہ پر اس واسطے لایا ھی کہ صب کو ایکھی دفعہ ھلاک کریے اور جو جو ظلم کہ ھندوں نے انکے ہاتھہ سے اُٹھائی تھے اُنکا عوض لے اور بہت معتبر بیان سے دریافت ھوتا ھی کہ شیوکے اصلی لنگوں میں سے جوکہ شیوکی پرستش کے رواج پانے سے ھندوستان میں بہتیری جگھوں پر مقرر ھونے لگے ایک یہاں پر تھا اور دوسرا لنگ جیساکہ ھمنے لکھا ھی اوجین میں تھا اور مہا کال کہلاتا تھا سومنات میں شیوکو سو یم بھو یعنے قایم بالذات جانکے پرستش کرتے تھے *

مسلمانوں نے سومنات کی فتح کو آسان نہ پایا قلعہ کے محافظوں نے خوب مقابلہ کیا اور آس پاس کے راجے فوجیں جمع کرکے دشمن سے قلعہ کے متصل لڑے مگر آخر کو محمود نے فتح پائی جب مددگار راجاؤں کی فوجوں نے شکست پائی اور پانچ ھزار آدمی قلعہ والوں میں سے مارے گئے تب برھمنوں نے اور امداد کی توقع چھوڑکر شہر کو خالی کردیا اور کشتیوں پر سوار ھوکر ایک متصل کے جزیرے میں چلے گئے محمود سومنات میں داخل ھوا اور مندر کے پاس پہنچ کر ایک بڑی سنگین عمارت دیکھی جہانکہ ایک دالان تھا جسمیں چھپن ستون اونچے لگے تھے اسمیں ایک مورت کل سولہ فت اونچی تھی اور زمین میں چھہ فت گڑی ھوئی اور اوسکے اوپر ایک

شامیانہ چھہ ستونوں پر جنمیں جواھرات جڑے استادہ تھا مورت کو توڑ ڈالا اور اسکے ٹکڑونکو غزني میں بھیجنے اور وہاں جامع مسجد کے آگے ڈال دینے کا حکم دیا جسسے اشارہ تھا کہ مسلماني مذھب نے فتح پائي اور کچھہ فتح کي نشاني کے طور پر مکہ مدینہ میں بھیجنے کا حکم ھوا ایک قصہ مشہور ھی مگر اسپر اعتماد نہیں آسکتا کہ جب محمود نے مورت کے توڑنے کا حکم دیا تب برھمنوں نے اسکو اس بےادائي سے باز رکھنے کے واسطے بہت سا روپیا دینا قبول کیا مگر محمود نے انکي درخواست پر کچھہ التفات نکي اور مورت کے توڑنے کا حکم دیا اور معلوم ھوا کہ جتنا مال اور دولت برھمنوں نے اس مورت کے عیوض میں دینا ٹھہرایا تھا اسسے بھي زیادہ اسمیں بھرا تھا *

اُسوقت میں سومنات ھندوستان کي پرستش گاھوں میں بہت مالدار اور مشہور تھا کہتے ھیں کہ ایک گرھن کے وقت وہاں دو تین لاکھہ یاتري جمع ھوجاتے تھے اور اُسکے خرچ کے واسطے دو ھزار گانو معافي میں تھے اور مورت کو ھر روز گنگاجل سے جو کہ ایک ھزار میل کے فاصلہ سے آتا تھا نہلاتے تھے اور دو ھزار برھمن ھر روز پوجا ریونکے طور پر حاضر رہا کرتے اور پانسو کنچنیاں تین سو کلاونت مندر کے نوکر تھے اور تین سو حجام

غریب باشندوں کو قید کر کے دور اور غیر ملک میں
لے گیا مگر پھر بھی بغداد کے خلیفہ نے هندوں پر اُسکے
فتحپانے کا حال سنکے ایک نامہ لکھا جسمیں کہ اُسنے
محمود کو حامی ملک و ملت ٹھہرایا وہ علم کا قدردان
تھا لیکن اپنی طاقت اور دولت کے موافق علم کی قدر
نہیں کرتا تھا اُسکا قد میانہ تھا اور اُسکی چہرہ پر چیچک کے
داغ بہت تھے اُسکا عزم دلیرانہ اور مصمم تھا اُسکا مزاج
کینہ ور اور بیرحم تھا مگر اُسمیں ایسی ایسی لیاقت کی
باتیں جمع هوئی تھیں جنکے باعث سے کہ آدمی بڑی
مہمات کے قابل هوتا هی فی الواقع وہ ایسا هی قابل تھا
کہ وہ اپنے عہد کے موقع میں قابو پاکر ایک سلطنت
بنا کرے محمود کو جو ملزم کرتے هیں کہ وہ روپئے کی
اس سبب سے طمع نہیں رکھتا تھا کہ اُسسے بہت کام نکلتا
هی بلکہ صرف بخل کے سبب سے هوس کرتا تھا تو یہہ
بیجا نہیں هی مرنے سے دو دن پہلے اُسنے تمام چاندی
سونے اور جواهرات کو جوکہ هندوستان میں سے
لوٹ کے لے گیا تھا اپنے سامہنے پہلا دینے کا حکم دیا
کہ وہ اُنکے دیکھنے سے اپنی آنکھہ کو تازگی دیوے محمود
تھوڑی سی دیر تک اُنکو خوب غور سے دیکھتا رہا اور
پھر آنسو بھر لایا مگر اُسمیں سے غریب اور مستحقوں پر
کچھہ تقسیم نکروایا باوجودیکہ وہ خوب جانتا تھا کہ

میں اسقدر جلد اِس دولت کو چھوڑونگا دوسرے دن اُسنے
تمام فوج پیادہ سوار اور ھاتیوں کو اپنے سامھنے حاضر
ھونے کا حکم دیا اور اُنکو چھوڑ جانے کے خیال سے
پھر آنسو بہانے لگا اُن صوبوںکے سوا جوکہ سندہ دریا کے
پورب کے کنارے پر محمود نے اُن ولایتونمیں جنکو کہ
اُسنے اکثر غارت کیا تھا کہیں پایدار مقام نہ پکڑا مگر
اپنے دارالخلافہ سے جوکہ سندہ دریا کے پار کے پہاڑونمیں
واقع ھی کبھي کبھي ھندوستان پر اِسطور سے حملہ
کرتا تھا جیساکہ عقاب گھونسلے سے اپنے شکار پر جھپٹتا
ھی اور وھانسے قیمتي چیزیں لوٹ لیجاتا تھا اُسکے باپ
سبکتگین نے اُسکو غزنی کابل بلخ اور تھوڑاسا صوبہ
قندھار کا ورثہ میں چھوڑا تھا مگر اُسنے اِتنی جلدي سے
دور دور تک فتوحات کي تھیں کہ تیس برس کے عرصہ میں
اُسنے خلیج فارس سے لیکر بحیرہ آریل تک اور کردستان
کے پہاڑوں سے لیکر ستلج تک تمام ملک اپنے قبضہ
میں کرلیا باوجود اِتنی سلطنت کے وہ بت شکن کے لقب
سے نامزد ھونیمیں بہت فخر سمجھتا تھا۔

آٹھویں فصل

محمود دو توام لڑکے چھوڑ گیا دونوں نے سلطنت
پر دعوی کرنا واجب سمجھا بڑا بیٹا محمد رحم دل

اور اخلا صمند تھا اور اگرچه اُسکي طبیعت حلیم تھي
اور اُسمیں مضبوطي نتھي پھر بھي باپ اُسھي کو بہت
چاھتا تھا اسیواسطے محمود غزنوي کي بڑي سلطنت خلاف
مصلحت اسھي کے ورثه میں دي گئي دوسرا بھائي مسعود
باپ کے طرح قہراور عزم مزاج میں رکھتا تھا معلوم ھوتا ھی
که محمود نے پیشتر سے دریافت کرلیا تھا که میرے بعد
دونو بھائیوں میں قضیه جھگڑا ضرور ھوگا اور اُسکے دور
کرنے کے اِرادہ سے اُسنے ماوراالنہر کي حکومت محمد کو
دي ھوگي جسکا دارالخلافة جرجان ٹھہرا جوکه اُس ملک
میں واقع ھی جسکو که قدیم زمانه میں ھرکا نیه کہتے تھے
اور جوکه بحیرہ خزر کے دکھن پورب رخ کو ھی اور
مسعود کو اپني سلطنت کے نہایت پچھم کے حصه پر
حکومت کرنے کے واسطے بھیجا محمد کے تخت پر
بیٹھتے ھي مسعود نے اسکو لکھه بھیجا که سلطنت کے
لینے کا مجھکو کچھه اِراده نہیں ھی مگر صرف اتني ھي
آرزو ھی که تینو صوبه جوکه میں نے اپني تلوار کے
زور سے لئے تھے میرے ہي قبضه میں رھیں اور میرا
نام بھي خطبه میں پڑھا جاوے اسکو محمد نے قبول
نه کیا اور اُسکا بھائي جوکه خاص وعام کا عزیز تھا
ایک فوج لیکر غزنین کي طرف چلا جھانسے کم فاصله
برتکیه اباد کے مقام میں ایک بھاري لڑائي ہڑي مسعود نے

فتح پائي اور اُسکے بھائي کي آنکھیں نکالي گئیں ٭

جس سال میں کہ محمود نے وفات پائي اُسھي سال مسعود تخت پر بیٹھا مگر جواني میں جو اُسے توقع تھي وہ ظہور میں نہ آئي اُسکے عہد میں سلطنت روز بروز تنزل پر آتي گئي گلہ بانونکي قوم ترکمان نے جوکہ اکثر ملچک مشہور تھي پچھم کے صوبوں پر زور پکڑا اور حملہ کے وقت پر نگاہ رکھتے اُن چالاک دشمنونکي حملے جوکہ مدام ہوتے رہے جب تک کہ غزني کا تھوڑا سا ملک اُنکو نہ دیا گیا ہندوستانیونکي حق میں اتنے مفید ہوئے کہ مسعودکو پورب کے حملہ اور لوٹ کا خیال نرھا ایکہزار تینتیس عیسوي سن میں مسعود ہندوستان کي طرف چلا اور کشمیر کو مطیع کیا دوسري سال پھر وہ ترکمانونکو پچھم کي طرف سے ھٹانے میں مصروف رھا اور اُن پر جی سنگہ کو جوکہ اپني ہندوستانکي فوج کا سپہ سالار تھا بھیجا اِسسے ظاھر ھوتا ھی کہ مسلمان اُسوقت میں بھي ہندوں کو فوج میں نوکر رکھنے لگے اور ہندو سندہ دریاسے پار ھوکر لڑنے میں کچھہ برائي نہیں جانتے تھے ایکہزار چھتیس سن میں مسعود نے ہندوستان پر پھر حملہ کرنیکا ارادہ کیا اگرچہ یہہ بات اُسکے اُمراونکے صلاح سے خلاف تھي اُنھوں نے کہا کہ صرف ترکمانونکي دفعہ کرنے کے واسطے تمام فوج درکار تھي اُسنے ھانسي کے

مضبوط قلعہ کو جوکہ جمنا سے پچھم کو ساٹھہ میل کے
فاصلہ پر واقعہ ھی حصار کرکے فتح کیا اور وھانکے مندرونکو
ڈھاکر تمام دولت لے گیا پھرتے وقت اُسنے اپنے بیٹے کو
ملتان کا صوبہدار مقرر کیا یہہ صوبہ معلوم ھوتا ھی کہ
آپ سے غزنوي سلطنت میں بخوبي آگیا مسعود کے پیچھے
اُسکے دشمن ترکمانونکي طاقت بہت بڑھہ گئي تھي اور اُسکے
امیرونکے قول کے مطابق وے چیونٹي سے اژدھا بن گئے
مسعودکو جاڑے کي شدت میں اُن کے مقابلہ کو ماوراالنہر
میں جانا پڑا جہانکہ اُسنے کئي لڑائیاں لڑیں اور آخر کو
شکست پائي طغرل بیگ ترکمان نے غزنین تک اُسکا پیچھا
کیا اُس شہرکو اُسنے لے لیا اور بادشاھي اصطبل کو لوٹ کر
تھوڑاسا شہر بھي غارت کیا اُن حملونکے روکنے کے واسطے
مسعود نے ترکمانونکو اپنے ملک میں رھنے کے لئے ایک
مقام دینا قبول کیا جسپر کہ وے راضي ھوگئے مگر
قابو پاکر وے پھر حملے کرنے لگے مسعود نے اپنے تئیں
اُنکے سامھنا کرنیکے قابل نہ پاکر ھندوستان میں نئي فوج
جمع کرنے کے ارادہ سے چلا جانا مناسب جانا اُسنے
قلعوں میں سے تمام دولت جمع کرکے اونٹوں پر لادہ دي
اور لاھور کي طرف کوچ کیا * اور تباھي کے وقت میں اپنے
بھائي محمد کو بلایا جسکے تئیں کہ اُسنے نو برس پہلے اندھا
کردیا تھا جب کہ وہ سندھ دریا کے کنارے پر پہنچا تب

خود اُسہي کي فوج نے خزانہ کو لوٹنا شروع کيا اور اُسکے غصہ سے انديشہ کرکے اُسکے بھائي کو بادشاہ بنايا دونو بھائيونکي جگہہ کي آپ بدلي ہوئي محمد زندان ميں سے نکل کر تخت پر بيٹھا اور مسعود کو تخت سے اوتار کے قيد ميں ڈالا جہاں کہ وہ ايکہزار چاليس عيسوي سن ميں دس برس سلطنت کے بعد قتل ہوا *

اُسوقت سے شيوکي پرستش دکھن تک رايج ہونے لگي تھي سومنات کي غارت سے تھوڑي سي مدت پہلے سولنکي خاندان نے گجرات اور خانديس کے ملک کو بالکل فتح کرليا تھا اور اُسہي خاندان کي دوسري نسل نے دکھن ميں بہت سا ملک ليا تھا اور اُس نسل کے بادشاہونميں سے کسي بادشاہ کے عہد ميں ايک پروھت نے جوکہ شيوکو مانتا تھا اپنے بہت چيلے کئے اور دکھن سے جين کے مذھب کو بہت سا خارج کرکے اِس ديوتا کے مان نے والوں ياکہ لنگاتيونکي پرستش رايج کي دکھن کے راجانے اُس نئي پرستش کے رو کنے کا اِرادہ کيا اور اُسکے تئيں شيوکے مان نے والوں نے خفا ہوکے مار ڈالا *

ہمنے آگے لکھا ہے کہ قنوج کے راجانے دانائي سے محمود غزنوي کي تابعداري اختيار کي تھي اِس بات سے آس پاس کے راجا اُسکے دشمن ہوگئے اور اُنہوں نے

اُسپر حمله کرکے اُسکے تئیں مارڈالا کیونکه اُسکو اُنھوں نے هندو کہلایا جانے کے قابل خیال نکیا وہ کورہ کے خاندانکا سب سے پچھلا راجا تھا اسھي راجا کے خون کا بدلا لینے کے واسطے محمود نے هندوستان پر نویں دفعہ حمله کیا تھا اب جو قنوج کا تخت خالي تھا اِسلئے اُسکے چاھنے والونکي فرصت کا وقت پہنچا آخر کو سري چندر دیو نے ارادہ کیا اُسنے دکھن میں سے بدھ والونکے مذھب کے اخراج کے چھہ برس پہلے صرف اپنے ھي زور سے قنوج کے ملک کو فتح کیا وہ سورج بنس خاندان میں سے ھونے کا دعوي کرتا تھا اور اِس بات کي بہت وجوھات موجود ھیں کہ اُسھي بادشاہ کے عہد سے قنوج کے تخت پر راٹھور بیٹھے تھے اور اِسسے پہلے اُنھوں نے قنوج کا ملک کبھي نہیں پایا تھا اور اُسوقت میں سولنکي کے خاندان کي ایک نسل نے بھي وارنگول کي سلطنت قایم کي تھي جوکہ دکھن میں ھي جسنے کہ بعد ازان مسلمانونکي تواریخ میں اِتنا نام پایا ٭

اب ھم پھر مسلماني تواریخ کیطرف رجوع کرتے ھیں مسعود کے بیٹے معدود نے جوکہ بلخ کا صوبہ دار تھا اپنے باپ کے قتل کا حال سنتے ھي غزنین کي طرف کوچ کیا جہانکہ لوگوں نے اسکو تخت پر بٹھا دیا پھر تخت پر بیٹھتے ھي وہ محمد اللہ ھے کے بیٹوں سے ایک لڑائي

لڑا جسمیں کہ اُسنے فتح پائي اب صرف اُسکا ایکہي
دشمن یعنے اُسکا بھائي رہا جوکہ تلوار کے زور سے
بادشاہ ہونے کا داعیہ رکھتا تھا اُن دونو بھائیوں میں
ایک لڑائي ہوئي جسمیں کہ معلود نے فتح پائي
اُسکا بھائي تھوڑے روز بعد خوابگاہ میں سے مردہ نکلا
ان خانگي جھگڑوں سے اور پچھم میں ترکمانونکي غلبہ
پانے سے ہندوئنکے دل میں پھر عزم پیدا ہوا جوکہ
مسلماني مورخ کے قول کے مطابق پہلے لومڑي کي
طرح سے اپنے سوراخ سے باہر قدم نہیں رکھہ سکتے
تھے مگر اب شیر ہوگئے دہلي کے راجا نے بہت سي
فوج جمع کي اور وہانسے تھانیسر ہانسي اور اور شہرونکو
پھر لے لیا نگرکوٹ بھي چار مہینے کے محاصرہ کے بعد
اُسکے قبضہ میں آگیا مندر پھر بنائے گئے اور اُن مورتونکي
عیوض جوکہ مسلمانوں نے توڑي تھیں اور مورتیں
رکھي گئیں اور برھمنونکي تدبیروںسے اُنکو پھر
ویساهي مان نے لگي ہرایک طرف سے ہزاروں آدمي
پرستش کے واسطے جمع ہوئے راجاوٗں نے نذریں
چڑھائیں اور مندروں میں پھر اِتني هي دولت جمع
ہوگئي جتني کہ مسلمانونکي لوٹ سے پہلے تھي اُس
فتح سے اُنکي ہمت زیادہ ہوئي اور اُنہوں نے لاہورکو
جوکہ ہندوستان میں مسلمانونکي ملک کا دارالخلافۃ تھا

گھیرا وہ سات مہینے تک گھرا رہا مگر آخر کو گھیرے
ہوؤں نے نکل کر ہندوئںکو ہٹادیا معلوم ہوتا ہی
کہ وے ملک جوکہ ہندوؤں نے پھر لے لئے تھے معدود
کے عہد تک اُنہیں کے قبضہ میں رہے معدود کی
سلطنت نوبرس تک رہی اور ایکہزار انچاس سن ع
میں ختم ہوئی *

معدود کے بعد نو برس تک غزنین میں متواتر
چار بادشاہ ہوئے جنکے نام لکھنے ضرور نہیں سنہ ۱۰۵۸ع
میں سلطان ابراہیم تخت پر بیٹھا کہتے ہیں کہ وہ بہت
پرہیزگار اور صاحب علم تھا اور شرع پر بہت چلتا تھا
اُسنے قران کو اپنے ہات سے کئی دفعہ لکھا اور
خوشنویسی کے اُن نمونوں کو جوکہ بادشاہ کی نسبت
کاتب کو زیادہ زیبا ہیں مکہ اور مدینہ کے کتب خانونمیں
رکھوایا ترکمانوں نے جوکہ اُسکے خاندان کے سخت دشمن
تھے پھر حملے کرنے شروع کئے اور اُسنے وے تمام ملک
جوکہ ترکمانوں نے فتح کئے تھے اس شرط سے علی الدوام کو
اُنہیں دے دیئے کہ وے آیندہ کو اور دست درازی
نکریں اُنہوں نے اِس شرط کو مانا اور اُسپر قایم رہے
اُن بکھیڑوں کے دشمنونسے رہائی پاکر اُسنے پورب میں
ہندوئںکے عزم کے روکنے کے واسطے فوج لیجانے کی
تیاری کی کہتے ہیں کہ وہ ہندوستان میں اتنی دور تک

چلا ایا جتنا کہ اُسکے پیشرو سے کوئي نہ آیا تھا اور ایک لاکھہ سے زیادہ ھندوؤنکو قید کرکے غزنین میں لے گیا اُسکي سلطنت چالیس برس تک رھي اور سنہ ۱۰۹۸ع میں تمام ھوئي *

ابراھیم کے بعد اُسکا بیٹا مسعود بادشاہ ھوا جوکہ رحم دل اور نیک تھا اُسکي سولہ برس کي سلطنت میں نہ کوئي خانگي جھگڑا اور نہ کوئي باھر کا حملہ ھوا وہ اپنے بیٹے ارسلان کو تخت پر چھوڑ گیا جسنے کہ بادشاہ ھوتے ھي اپنے بھائیونکو قید کرنا شروع کیا مگر بھرام اپنے ماموں سنجر ترکمان کے پاس بھاگ گیا اور اُسکي اعانت چاھي جوکہ فورا ملي ترکمانونکي ایک فوج نے غزنین میں آکر ارسلان کو نکال دیا مگر ارسلان پھر آکر لڑا اور تخت کو لے لیا لیکن آخر کو تین برس سلطنت کرکے مارا گیا بھرام اب بے تنازعہ تاج کا وارث ٹھہرا اُسنے بہت دانائي اور ملایمت سے سلطنت کي اور علم والونکي بہت قدردانی کي اُسکي سلطنت پینتیس برس تک رھي اور اخیر دنونمیں وہ زور آور خاندان غور کے ساتھہ جھگڑونمیں گرفتار رھا جسنے کہ تھوڑي سي مدت بعد بادشاھي خاندان غزنین کو غارت کرکے تمام ملک لے لیا قطب الدین محمد غوري نے بھرام کي بیٹي سے شادي کرلي تھي مگر کسي خطا کے

واسطے وہ بوملا قتل هوا تها سیف الدین اُسکا بهائي اُسکے
خون کا بدلا لینے کو چلا اور اُسنے بهرام کو نکال کر غزنین پر
قبضه کرلیا مگر رعایا اُسسے راضي نرہ سکے جوکه اپنے پہلے
بادشاہ کا هونا چاهتے تهے بهرام یهه حال دیکهکر یکایک
غزنین پر آیا اور اُس دست دراز کو گرفتار کیا اور اُسکا منهه
کالا کرکے اور بیل پر سوار کر شهر کے گرد پهرایا اور پهر
اُسکا سرکاٹ ڈالا اُسکے بهائي علاوالدین نے یهه حال
سن کے ایک بڑي فوج بدلا لینے کے ارادہ سے غزنین پر
لایا بڑي خونریز لڑائي واقعه هوئي بهرام نے شکست
کامله پائي اور هندوستان کو بهاگ آیا جهانکه مصیبتونکي
کثرت سے سنه ۱۱۵۴ع میں مرگیا *

اسیطرح سے غزنین کا خاندان سندہ دریا کے پچهم کے
ملکونمیں سے خارج هوا خسرو بیٹا بهرام کا لاهور میں آیا
جسکو که اُسنے لاچار هوکر اپنا دارالخلافة بنایا محمود کے
ملکونمیں سے اُسکے اولاد کے پاس صرف هندوستان کے
صوبے باقي رہے اِسهي عرصه میں علاوالدین غزنین میں
داخل هوا اور اُسنے اُس بڑے شهر کو سات روز تک لوٹا بڑے
بڑے بزرگ اور صاحب علم آدمیونکو پکڑکے فیروز کوہ میں
لے گئے جهانکه غوریونکا مقام تها اور وهاں اُنهیں قتل کیا
اُس بادشاہ نے اِسقدر قتل اور لوٹ کي که اُسکو جهاں
سوز کا خطاب جوکه واجب تها دیا گیا خسرو سات برس

سلطنت کرکے لاهور میں مرگیا اُسکا بیٹا خسرو ملک
تخت پر بیٹھا اور اُسنے هندوستانکے تمام اُن صوبوں پر
قبضه کیا جوکه اُسکے خاندان کے پاس کسي زمانه میں
تھے مگر غزنین والونکا اقبال تنزل پر تھا علاوالدین کو اُسکے
بھائي محمد غوري نے مدد دي جوکه غزني کے ملک پر
قناعت نکر کے هندوستان کے صوبونکے لینے کا اراده
رکھتا تھا گیاره سو اسسي عیسوي سن میں وه لاهور کي
طرف چلا مگر اُسکے تئیں فتح نکرسکا اور اُسکو خسرو
ملک سے صلح کرنے پڑي چار برس بعد کهتے هیں که یهه
عهد وپیمان ٹوٹ گیا اور محمد نے دوسري بار لاهور کو
گھیرا مگر وه پھر مایوس هوا چند مدت بعد اُسنے تیسرا
حمله کیا اور فتح پائي مگر صرف نهایت بے ایماني سے
اُسنے خسرو کے پاس صلح کا پیغام بھیج دیا اور اپني
راستي جتانے کے واسطے خسرو کے بیٹے کو جسکو که
اُسنے بطریق یرغمال یعنے اول کے پہلے صلح کے هونے
پر لیا تھا اُسکے پاس بھیج دیا وه عمر رسیده بادشاه اپنے
بیٹے سے ملنے کو شهر سے باهر چلا محمود غوري نے بیس
هزار سوار سے جلد گھوم کے آنکر یکایک خسرو کے
ڈیره کو گھیر لیا جسنے که بچنے کي کوئي صورت
نه دیکھه کے اپنے دشمن سے التجا کي محمود نے
لاهور کو فورا اپنے حواله کر دینے کا سوال کیا جسکو که

خسرو نے خالي کر دیا اور اسیطرح سے سنه ۱۱۸۹ عیسوي میں سلطنت غزنیں کے خاندان سے غوري کے خاندان کو پہنچي *

نویں فصل

محمد غوري جسنے که هندوستان میں مسلمانونکا دوسرا بادشاهي خاندان بنالیا اور جوکه محمود غزنوي سے بهي زیاده هندوٴنکا قومي دشمن تها اُسکي تواریخ اور مهمات پر التفات کرنے سے پہلے ضرور معلوم هوتا هی که هم هندوٴنکي غزنوي سلطنت کے پچهلے عهد کي تواریخ کا خلاصه لکهیں *

نوشتونسے جوکه ظاهرا صحیح معلوم هوتے هیں دریافت هوتا هی که محمود غزنوي کے عهد سے چند مدت پہلے قنوج کے راجے اُن ملکوںکے راجاوٴنمیں جهانکه گنگا بہتي هی سب سے زیاده طاقت مند نه تهے لکها هی که بنارس کے راجے جنکا که خاندانی لقب پال تها بہت حکومت رکهتے تهے اور عجب هی که وے بده مذهب کو مانتے تهے سنه ۱۰۷۰ ع میں بهوپال کے بعد جوکه اُس خاندان کا پہلا راجا تها راجا پال گدي پر بیٹها جسکے بیٹے سورج پال نے اُوڑیسه تک ملک لیا یهه خاندان محمد غوري کے حمله سے تهوڑي سي مدت پہلے نیست هوگیا اور ملک پر اُس پاس کے

راجوں نے قبضہ کر لیا لچھمن سنگھ بنگال کے پچھلے راجہ نے بہار اور گوڑ کو لے لیا اور دوسري حصہ پر قنوج کے راجہ نے قبضہ کرلیا جسنے کہ اپنا کوئي همسر نہ دیکھکر غرور سے ایسا ایک طریقہ اختیار کیا جسسے کہ اُسکي سلطنت اور اُسکا خاندان نیست و نابود ہوگئے ٭

پہلے باب میں همنے لکھا هي کہ کورہ کي خاندان میں قنوج کا آخري بادشاہ مسلمانونکي تابعداري کرنے کے سبب مارا گیا اور چندر دیو نے قنوج کے راج کو لیکر وهاں راٹھوروںکے خاندان کو قایم کیا جسکے عہد سے لیکر جي چندر کے عہد تک جوکہ اُس خاندان کا سب سے پچھلا راجا تھا اُس خاندانکے پانچ راجے قنوج کے تخت پر بیٹھے ٭

اور همنے یہہ بھي بیان کیا هي کہ توار کے خاندان نے سن عیسوي کي نویں صدي میں دہلي کے تخت پر قبضہ کرلیا جوکہ مدت سے خالي تھا اور اُنھوں نے اِتني طاقت حاصل کي کہ اُنکو شمال میں سب راجوں پر غالب خیال کرتے تھے اننگ پال اُس خاندان کا آخري راجا کا نانا دو لڑکیاں رکھتا تھا جنمیں سے ایک سومیسور چوهان کو جوکہ اجمیر کا زبردست راجا تھا بیاهي گئي تھي اور دوسري قنوج کے راٹھور راجہ کو بیاهي گئي تھي جبکہ قنوج والے دہلي کے راجونکو تنگ

کرتے تھے تب چوہان ہمیشہ اُنکی مدد کرتے تھے اور
جوکہ سومیسور نے جو دہلی کے راجا کی عزیزتر بیٹی سے
شادی کی تھی اسلئے اُسکے بیٹے پرتھی راج کو اُسکے نانا نے
اپنے بعد دہلی کی تخت پر بیٹھانے کے واسطے گود لیا
آٹھہ برس کی عمر میں اُسکو گدی پر بیٹھایا قنوج کی
بادشاہ نے جوکہ بنارس کے بادشاہی خاندان کی تباہی سے
بن گیا تھا دہلی کے کم عمر بادشاہ کے ممتاز ہونے میں
اقرار لانے سے اِنکار کیا اور اُس بات میں گجرات کے
بادشاہ نے اُسکی اعانت کی جوکہ قنوج اور دہلی کے
جھگڑونمیں اکثر قنوج کا ساتھہ دیتا تھا جنکا سبب شاید
یہہ ہوگا کہ چوہان دہلی کی طرف تھے اسطرح سے
جسوقت میں کہ محمد غوری ہندوستانکی شمال میں سے
ہندوئنکے نام اور نشان کو نکالنے کی فکر میں تھا تب
ہندو راجے اپنی آزادی اور مذہب کے بچانے کے
واسطے متفق ہوجانے کے عوض اپسمیں پوشیدہ دشمنی
رکھتے تھے یا کہ ظاہر میں باہم عداوت کرتے تھے شمالی
ہندوستان میں دو فرقے ہورہے تھے ایک میں گجرات
اور قنوج اور دوسرے میں دہلی اجمیر کے چوہان
اور چتیوڑ کا راجا تھے اُن جھگڑونکے سبب سے وے اپنے
دشمن کے پنجہ میں پڑے اور اسطرح سے ہندوستان میں
قدیم سے یہہ بات چلی آتی ہی کہ ہندو جو ایک

دوسرے پر اعتماد نہیں رکھتے ہیں اسلئے اپنے عام نفع کے واسطے متفق نہیں ہوسکتے ہیں وہي نفاق جیسے کہ ہندوستانکا فتح کرنا مسلمانونکو سہل ہوا تھا ابتک اس ولایت میں بدستور ہی اور ہم اس بات میں کم شبہہ رکھتے ہیں کہ صرف ابھي سبب سے ہندوستان بیگانہ حکومت کا سامہنا یا زیروزبر کرنے کا مقدور نہیں رکھتي ہی آپس کا اتفاق ازادي کا موجب ہی اور جبتک کہ یہہ نہوگا تب تک ہندوستان ضرور اطاعت میں رہیگي *

بعضے مورخ کہتے ہیں کہ جی چندر نے جوکہ قنوج کا سب سے پچھلا راجا تھا دہلی کي راجا کے دشمني سے محمود غوري کو ہندوستان پر حملہ کرنے کے واسطے بلایا تھا مگر اس بے ایماني کي سند ایسي معتبر نہیں ہی کہ ہم اسپر یقین کرسکیں مگر اسمیں شک نہیں ہی کہ جی چندر نے ہندوستان کے راجوں میں سب سے ممتاز ہونیکا دعوي کیا اور اسنے گھوڑے کي قرباني جسکو کہ اشومید جگ کہتے ہیں کرنے کا ارادہ کیا یہہ قدیم قول ہی کہ جس راجا نے کہ اس قرباني کا قصد کیا خواہ وہ پورا کرسکا یا نہیں لیکن ضرور اسپر کوئي تباہي آئي جسرت راجا اجودھا کا جسنے کہ اسکو تمام کیا تھا تھوڑي مدت بعد اپنے بیتے رام سے جدا ہوا وہ بناچاري جنگل میں گیا اور وہاں اسکي راني چھن گئي جدیشتر جسنے

که اُس فخر کے حاصل کرنے کا ارادہ کیا تھا اُسکو سلطنت چھوڑکر ہندوستان میں برسوں تک جلاوطن رہنا پڑا اور جی چندر جوکہ اُس قربانی کرنیوالوں میں سب سے پچھلا راجا تھا جلد اپنے ملک اور جان سے جاتا رہا ٭

جب‌که قنوج کے راجانے گھوڑے کی قربانی کا اشتہار دیا تب شمالی ہندوستانکے راجا اُسکی تابعداری میں حاضر ہوئے مگر پرتھی راج نے جوکہ دہلی میں چوہان کی نسل کا صرف ایکہی راجا ہوا تھا اپنے رتبہ کی فوقیت پر اقرار لانے سے اِنکار کیا اور چیتوڑ کے راجانے اُسکی خوب مدد کی اِس شان‌دار قربانی میں ضرور ہی که ہرایک کام اگرچہ کیسا ہی ذلیل ہو بادشاہ ہی خود اپنے ہات سے کرے اور جوکه دہلی کے راجانے خود جانے سے اِنکارکیا اسلئے اُسکے بدلہ اُسکی شبیہہ سونے کی بناکر دربان کی طرح دروازہ پر کھڑی کی گئی تھی اِس بڑی قربانی میں قنوج کے راجانے ہندوستانکے قدیم دستور کے موافق جوکہ سویمبر کہلاتا ہی چاہا که اُسکی بیٹی اُن راجاؤنمیں سے کسیکو پسند کرے٭ کہتے ہیں که پرتھی راج جوکه بہت شجاع تھا اور مہم‌ونکے کرنے سے خوش ہوتا تھا قنوج کے دربار میں پہنچا اور قنوج کے راجاکی بیٹی کو فریفتہ کرکے جیت لے گیا مگر یہہ بات